اسلام کا قانونِ تحفظ عصمت

عورت کو جو عزت اور مقام اسلام نے بخشا ہے وہ کسی بھی اور مذہب یا قانون نے نہیں دیا، بلکہ تحفظ دینے کی آڑ میں اُلٹا اس کی ناموس کا نیلامِ عام کیا ہے۔ تحفظ حقوقِ نسواں اور آزادیٔ نسواں جیسے دِلفریب نعروں نے عورت کی آزادی نہیں بلکہ عورت تک پہنچنے کی آزادی کے لیے تگ و دو کی ہے۔ عورت کو اس کی محفوظ ترین جگہ، یعنی گھر سے نکال کر مارکیٹ کی زینت بنا ڈالا اور اس کو اپنے حقوق چھین لینے پر تیار کر کے دراصل اس کا بنیادی حق ''تحفظ عصمت'' بھی غصب کر ڈالا۔ تمام تر قوانینِ عالم اور مذاہبِ دنیا میں ایک اسلام ہی ہے جس نے عورت کی حیثیت کو بحال کیا، اس کے حقوق کا تحفظ کیا اور اس کی اہمیت سے لوگوں کو روشناس کرایا۔ عورت کی عفت و عصمت ہی اس کی کُل متاع ہوتی ہے۔ اگر وہی داؤ پر لگ جائے تو عورت کی زندگی ہی لُٹ جاتی ہے۔ اسلام نے اس متاع کے تحفظ کے لیے جو قوانین وضع فرمائے ہیں، وہ آج کے خطبے کا موضوع ہیں۔

پردے کا حکم:

عورت کی عصمت کے تحفظ کے لیے سب سے پہلا اور بنیادی اَمر ''پردے کا اہتمام'' ہے۔ ہر بے حیائی؛ بے پردگی سے ہی جنم لیتی ہے۔ جب عورت بے پردہ ہو کر گھر سے باہر نکلتی ہے تو شیطان حملہ آور ہوتا ہے اور خبیث طبع لوگوں کو اس عورت کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ پھر اگر عورت بھی حیا باختہ ہو اور خود کو لوگوں کی نظروں کا محور بنانا پسند کرتی ہو تو پھر صرف یہی بے پردگی آنکھوں کے زنا سے لے کر شرمگاہ کے زنا تک کا کردار ادا کرتی ہے۔ تمام فواحش و بے حیائی کے کاموں کا سدباب صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ ہر عورت اپنی عزت کے تحفظ کے لیے قرآن وسنت کے حکم پر عمل کرتے ہوئے پردے کا اہتمام کرے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ (الأحزاب: ٥٩)

''اے نبی! اپنی بیویوں سے، اپنی بیٹیوں سے اور مومنین کی عورتوں سے کہہ دیجیے کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادریں لٹکا لیا کریں، اس سے بہت جلد ان کی شناخت ہو جایا کرے گی (کہ یہ پاکدامن عورتیں ہیں) پھر ستائی نہ جائیں

گی اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔''

عورتوں کو گھر میں رہنے کا حکم:

عورت کا اصل مقام گھر ہی ہے' اسے بازار کی زینت نہیں بننا چاہیے اور اپنی عفت وعصمت کے تحفظ کے لیے خود کو گھر کی چار دیواری میں ہی قید رکھنا چاہیے' البتہ کسی بہت ضروری کام کے لیے باپردہ ہوکر گھر سے نکلنے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔لیکن بلاضرورت گھر سے باہر رہنا جاہلیت کا عمل ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتِیْنَ الزَّکٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیْرًا﴾ (الأحزاب: ٣٣)

''اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور قدیم جاہلیت کے زمانے کی طرح بناؤ سنگھار نہ کرو' نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور اللہ ورسول کی فرمانبرداری کرتی رہو' اے نبی کے گھر والیو! اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم سے (ہر قسم کی) گندگی کو دور کر دے اور تمہیں خوب پاک کر دے۔''

ارشاد نبوی ﷺ ہے:

((اِنَّ الْمَرْأَةَ عَوْرَةٌ فَاِذَا خَرَجَتْ اِسْتَشْرَفَهَا الشَّیْطٰنُ وَأَقْرَبُ مَاتَکُوْنُ مِنْ وَجْهِ رَبِّهَا وَهِیَ فِیْ قَعْرِ بَیْتِهَا))

عورت ساری کی ساری پردہ ہے' جب وہ نکلتی ہے تو شیطان اسے جھانکتا ہے اور اس کے لیے اپنے گھر کے گوشہ میں رہنا ہی باعث رحمت الٰہی ہے۔

(جامع الترمذی' أبواب الرضاع' باب منه' ح:١١٧٣۔صحیح ابن خزیمة:١٦٨٥)

بات میں نرمی کی ممانعت

اگر کسی صورت میں عورت کا غیر محرم مرد سے بات کرنا ناگزیر ہو جاتا ہے تو ایسی صورت میں عورت کے لیے حکم ہے کہ وہ نرم ولطیف لہجے میں بات نہ کرے کہ کہیں اس کے اس لہجے سے مخاطب کے دل میں عورت کی طرف کوئی میلان نہ پیدا ہو جائے بلکہ اخلاق کے دائرے میں رہتے ہوئے سنجیدہ انداز میں مختصر گفتگو کر کے بات ختم کر دینی چاہیے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّ قُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا﴾ (الأحزاب: ۳۲)

''اے نبی (ﷺ) کی بیویو! تم عورتوں میں سے کسی ایک جیسی نہیں ہو بشرطیکہ تم تقوٰی اختیار کرلو' پس تم نرم لہجے میں بات نہ کرو کہ جس کے دل میں بیماری ہو وہ کوئی برا خیال کرنے لگے اور قائدے کے مطابق کلام کرو۔''

علامہ مقدسی رحمہ اللہ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ صوت المرأة عورة یعنی عورت کی آواز بھی ستر ہے۔ لہٰذا عورت کے لیے بلاضرورت اجنبیوں سے گفتگو کرنا یا جان بوجھ کر اپنی آواز میں لوچ اور شیرینی پیدا کرنا جائز نہیں ہے' کیونکہ اس سے سننے والے کے دل میں کشش اور جاذبیت پیدا ہوتی ہے جو جنسی میلان میں تحریک اور شیطان کے کاموں کو ہوا دینے کا سبب بنتی ہے۔

پاؤں مار کر چلنے کی ممانعت

بعض حیا سے عاری عورتیں زمین پر زور سے پاؤں مار کر چلتی ہیں جس سے آواز پیدا ہونے کی بناء پر لوگ ان کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ یہ کسی بھی مومنہ حیادار عورت کے قطعی شایانِ شان نہیں ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا ہے کہ:

﴿وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ (النور: ۳۱)

''اور اس طرح زور زور سے (زمین پر) پاؤں مار کر نہ چلیں کہ ان کی مخفی زینت معلوم ہو جائے' اے مومنو! تم سب کے سب اللہ کی جناب میں توبہ کرو تاکہ تم فلاح پا جاؤ۔''

سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کی ایک لونڈی آپ کی صاحبزادی کو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے گئی۔ لڑکی کے پاؤں میں بجنے والا زیور پہنا ہوا تھا' سیدنا عمرؓ نے اسے کاٹ دیا اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

((اِنَّ مَعَ كُلِّ جَرَسٍ شَيْطَاناً))

''یقیناً ہر گھنٹی کے ساتھ ایک شیطان ہوتا ہے۔''

(سنن أبی داود' کتاب الخاتم' باب ماجاء فی الجلاجل' ح: ۴۲۳۰)

نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم

چونکہ ہر فحاشی کی ابتدا نظر سے ہوتی ہے، جیسا کہ حدیث مبارکہ ہے کہ سب سے پہلے آنکھ دیکھتی ہے' پھر دل

اسے چاہنے لگتا ہے اور پھر فرج (شرم گاہ) اس کی تصدیق وتکذیب کرتی ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے بے حیائی کے ارتکاب کا ذریعہ بننے والے امور سے ہی منع فرما دیا اور مردوں وعورتوں کو نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم دے دیا' تا کہ نہ یہ دیکھ سکیں اور نہ معاملہ آگے بڑھ سکے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ* وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ﴾ (النور: ۳۰، ۳۱)

''(اے نبی!) مومن مردوں سے کہہ دیجیے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں' یہی ان کے لیے پاکیزگی ہے یقیناً اللہ تعالیٰ ان کی خبر رکھنے والا ہے۔ اور مومن عورتوں سے کہہ دیجیے کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی عصمت میں فرق نہ آنے دیں۔''

سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نَظْرِ الْفُجَاءَةِ فَأَمَرَنِیْ أَنْ أَصْرِفَ بَصَرِیْ

''میں نے رسول اللہ ﷺ سے (کسی غیر محرم عورت پر) اچانک نظر پڑ جانے کے متعلق سوال کیا تو آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں اپنی نظر کو پھیر لوں۔''

(صحیح مسلم' کتاب الأدب' باب نظر الفجاءة' ح: ۲۱۵۹)

بے پردگی کی حرمت

درحقیقت تمام برائیوں کی جڑ عورتوں کی بے پردگی ہے۔ اگر ہر عورت پردے کا اہتمام کرے تو نہ کسی شخص کی نظر اس پر پڑے اور نہ ہی شیطان اس کو بہکائے اور پھسلائے۔ لیکن جب عورتیں نہ صرف بے پردگی کا مظاہرہ کرتی ہیں بلکہ خوب بناؤ سنگھار کر کے بازار میں نکلتی ہیں تو ناپاک سوچ کے مالک مرد بھی اپنی آنکھوں کے زنا کے مرتکب ہوتے ہیں بلکہ بہت سے خبیث النفس تو اپنی اس مکروہ سوچ کو عملی جامہ پہنانے کی بھی کوشش کرتے ہیں۔ چنانچہ ان تمام برائیوں کا سدّ باب اسی سے ممکن ہے کہ ہر عورت اپنی عزت کا تحفظ خود کرے اور پردے کا اہتمام کرے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے:

﴿وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ اَوْ

اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُولَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُولَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِى الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ (النور: ۳۱)

''اور مومن عورتوں سے کہہ دیجیے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت ظاہر نہ کریں' مگر جو خود بخود ظاہر ہو جائے اور اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں پر ڈالے رکھیں اور اپنی زینت ظاہر نہ کریں مگر اپنے خاوندوں کے لیے یا اپنے باپوں کے لیے یا اپنے سسروں کے لیے یا اپنے بیٹوں کے لیے یا اپنے خاوندوں کے بیٹوں کے لیے (یعنی خاوند کی دوسری بیوی کے بیٹے) یا اپنے بھائیوں کے لیے یا اپنے بھتیجوں کے لیے یا اپنے بھانجوں کے لیے یا اپنی عورتوں کے لیے یا اپنے غلاموں اور لونڈیوں کے لیے یا تابع رہنے والے ایسے مردوں کے لیے جو شہوت سے عاری ہوں یا ان بچوں کے لیے جو عورتوں کی پردے والی باتوں سے واقف نہیں ہوئے۔(ان تمام سے پردہ نہ کرنے کی رخصت ہے) اور اپنے پاؤں (زمین پر) نہ ماریں کہ ان کی مخفی زینت ظاہر ہو جائے اور اے ایمان والو! تم سب اللہ کی طرف توبہ کرو شاید کہ تم فلاح پا جاؤ۔''

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی: اے اللہ کے رسول! آپ کے پاس نیک اور بد ہر طرح کے لوگ آتے ہیں' کاش آپ امہات المومنین کو پردہ کرنے کا حکم دے دیں تو اس پر پردہ کی آیت نازل ہوگئی۔

(صحیح بخاری' کتاب تفسیر القرآن' باب تفسیر قوله تعالیٰ: لا تدخلوا بیوت النبی الا أن یؤذن لکم---الخ' ح:۴۷۹۰)

بعض عورتوں کے لیے بے پردگی کا جواز

اس آیت میں ان معمر خواتین، جو نکاح کی اُمید و طاقت سے عاری ہو چکی ہوتی ہیں' کو پردے سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے لیکن یہ بھی فرما دیا کہ پھر بھی اگر وہ اس کا اہتمام کریں تو افضل و اولیٰ ہے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِیْ لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍ بِزِيْنَةٍ وَّاَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ﴾ (النور: ۶۰)

''اور عورتوں میں سے بیٹھ رہنے والیاں جو نکاح کی امید نہیں رکھتیں' ان پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ وہ اپنے

کپڑے (چادریں) اُتار دیں جبکہ وہ کسی قسم کی زینت ظاہر کرنے والی نہ ہوں اور یہ کہ اگر وہ اس سے بھی بچیں تو ان کے لیے زیادہ بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ سننے والا جاننے والا ہے۔''

بناؤ سنگھار کی حرمت

یہاں عورتوں کو زینت و آرائش اور بناؤ سنگھار سے منع کیا جا رہا ہے کہ یہ زمانہ جاہلیت کے طریقے ہیں لہٰذا جاہلیت کی چادر کو اتار پھینکو نہ کہ اسے اوڑھتے ہوئے تم بھی انہی کے نقشِ قدم پر چلو۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتِیْنَ الزَّکٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیْرًا﴾ (الأحزاب: ٣٣)

''اور اپنے گھروں میں ہی ٹھہری رہو اور جاہلیت کے پہلے زمانے کی طرح زینت ظاہر نہ کرتی پھرو، نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ ورسول کا حکم مانو، اے اہلِ بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے گندگی دور کر دے اور تمہیں خوب پاک کر دے۔''

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

''اپنے اہل وعیال کے سوا دوسرے لوگوں میں بن سنور کر جانے والی عورت ایسے ہی ہے جیسے قیامت کے دن کی تاریکی کہ اس کے لیے کوئی روشنی نہیں ہوگی۔''

(جامع ترمذی، کتاب الرضاع، باب ماجاء فی کراهیة خروج النساء فی الزینة، ح:١١٦٧)

فواحش سے اجتناب کا حکم

اللہ تعالیٰ نے فحاشی اور بے حیائی کے ہر کام سے منع فرمادیا ہے؛ چاہے وہ ظاہری ہو یا مخفی، بڑا ہو یا چھوٹا۔ کسی بھی طرح کے فحش کام کا ارتکاب ممنوع ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ذٰلِکُمْ وَصّٰکُمْ بِهٖ لَعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ﴾ (الأنعام: ١٥١)

''اورفواحش و بے حیائی کے کاموں کے قریب بھی نہ جاؤ' خواہ وہ علانیہ ہوں خواہ پوشیدہ' اور جس کا خون کرنا اللہ نے حرام کر دیا ہے اس کو قتل مت کرو' ہاں مگر حق کے ساتھ' اسی کا اللہ تعالیٰ نے تم کو تاکیدی حکم دیا ہے۔شاید کہ تم نصیحت حاصل کرو۔''

﴿اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِى الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْىِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ﴾ (النحل: ۹۰)

''یقیناً اللہ تعالیٰ عدل کا' بھلائی کا اور قرابت داروں کے ساتھ حسنِ سلوک کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی کے کاموں' ناشائستہ حرکتوں اور ظلم و زیادتی سے منع کرتا ہے۔وہ خود تمہیں نصیحت کر رہا ہے کہ تم نصیحت حاصل کرو۔''

گھروں میں داخلہ کے لیے طلبِ اجازت

گھر ہر انسان کی عزت و حرمت کا مقام ہوتا ہے لہٰذا بلا اجازت کسی کی حرمت گاہ میں داخل ہو جانا اخلاقی گراوٹ کی علامت اور صاحب گھر کی عزت کو پامال کرنے کے مترادف ہے۔اسی لیے اللہ تعالیٰ نے کسی دوسرے گھر میں داخلہ کے لیے طلب اجازت کا حکم فرمایا ہے۔

جیسا کہ ارشاد ہے:

﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۞ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ﴾ (النور: ۱۷'۱۸)

''اے ایمان والو! اپنے گھروں کے علاوہ دوسرے گھروں میں نہ جاؤ' جب تک کہ تم اجازت نہ لے لو اور اس گھر والوں کو سلام نہ کر لو' یہی تمہارے لیے بہتر ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔اگر وہاں تمہیں کوئی بھی نہ مل سکے تو پھر اجازت ملے بغیر اندر نہ جاؤ اور اگر تمہیں لوٹ جانے کو کہا جائے تو لوٹ جاؤ' یہی بات تمہارے لیے پاکیزہ ہے' جو کچھ تم کر رہے ہو اسے اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔''

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

((اِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلَاثاً فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهٗ فَلْيَرْجِعْ))

جب تم میں سے کوئی تین بار اجازت طلب کرے اور اس کو اجازت نہ دی جائے تو وہ واپس پلٹ جائے۔

(صحیح البخاری' کتاب الاستئذان' باب التسلیم والاستئذن ثلاثا'

ح:٦٢٤٥۔صحیح مسلم، کتاب الآداب، باب الاستئذان، ح:٢١٥٣)

پاک دامن عورتوں پر بہتان کی سزا

نیک صفت اور پاکدامن عورتوں کو کسی بے حیائی کے کام کا موردالزام ٹھہرانا اور بہتان لگانا کبیرہ گناہ ہے اوراس کی سزا اللہ تعالیٰ اس آیت میں بیان فرمارہا ہے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ الَّـذِيْـنَ يَـرْمُـوْنَ الْـمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَلَهُمْ عَـذَابٌ عَظِيْمٌ۝ يَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۝ يَوْمَئِذٍ يُّوَفِّيهِمُ اللّٰهُ دِيْنَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَالْحَقُّ الْمُبِيْنُ۝﴾ (النور: ٢٣ تا ٢٥)

''جولوگ پاکدامن، بھولی بھالی، ایماندار عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں ان پر دنیا وآخرت میں لعنت کی گئی ہے اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔جس دن ان کی زبانیں، ان کے ہاتھ اوران کے پاؤں ان کے خلاف اس کی گواہی دیں گے جووہ کرتے تھے۔اس دن اللہ انہیں ان کا صحیح بدلہ پوراپورا دے گا اوروہ جان لیں گے کہ یقیناً اللہ ہی برحق ہے جوظاہر کرنے والا ہے۔''

مومنین کی صفات

اللہ تعالیٰ اہل ایمان کی نمایاں صفات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتا ہے:

﴿وَالَّـذِيْـنَ هُـمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ۝ اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ۝﴾ (المومنون: ٥، ٦)

''اوروہ لوگ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں، سوائے اپنی بیویوں اور ملکیت کی لونڈیوں کے، یقیناً یہ ملامت کیے گئے لوگوں میں سے نہیں ہیں۔''

دوسری جگہ میں فرمایا:

﴿ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّ الذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا۝﴾ (الأحزاب: ٣٥)

''اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اوراللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں، ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے مغفرت اوراجرعظیم تیار کررکھا ہے۔''